

جشن "عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

(کے انعقاد کے عقلی و نقلی دلائل)

تالیف: محمد بن علوی المالکی الحسینی
(اُستاد مسجد الحرام مکہ المکرمہ)

مترجم: دوست محمد شاکر سیالوی
ایم۔ اے عربی و اسلامیات
(یونیورسٹی انبیازات)

طبع اولیٰ: ۱۴۰۳ ہجری

شرکت حقیہ - گنج بخش روڈ لاہور

بلغ العرش الكرام
كشف الله حجبهم
خند سبع خصال
مملوهم وآله

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقدیم

اس

مولانا محمد سرفراز نعیمی فاضل عربی (گولڈ میڈلسٹ)، ایم۔ اے عربی و اسلامیات
 استاذ الادب العربی جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو۔ لاہور

اُمتِ مسلمہ کے دین کا سرمایہ اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت
 مطہرہ کی متاعِ کل آپ کی سیرتِ طیبہ ہے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی سیرتِ طیبہ کو چہار سو عالم رنگ و بو میں آشکارا کرنے، آپ کے ابدی پیغام
 کو کائنات کے ذرے ذرے میں پہنچانے، اور حقانیتِ اسلام کے ثبوت کے
 لئے غلامانِ رسول محافلِ میلاد منعقد کرتے ہیں۔ ان محافل میں جملہ پہلوؤں پر
 اس نقطہ نظر سے روشنی ڈالی جاتی ہے جس سے دینِ اسلام کی ہمہ گیری، حقیت
 اور حقانیت اُجاگر ہوتی ہے۔ مع ہذا صاحبِ دینِ متین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی فضیلت اور عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔ حضور کی تشریف آوری کی برکات و ثمرات کو
 بیان کیا جاتا ہے۔ آپ کی ولادتِ طیبہ کے منفرد و یکتا انداز کو گوش انداز کیا جاتا ہے۔
 ایسا مبارک دن تمام اُمتِ محمدیہ کیلئے مسرت، خوشی کے جذبات سے معمور اور تعلیمات
 اسلامیہ سے آگاہی کا پیغام بن کر خالقِ کائنات کے احسان و امتنان پر اظہارِ تشکر
 کی نوید بن کر آتا ہے۔ زیرِ نظر رسالہ کے اندر عالمِ اسلام کے عالم اور بیت اللہ شریف

کی مسجد الحرام کے استاد شیخ السید محمد بن علوی المالکی الحسینی نے حوالہ لایا مولد النبوی الشریفؐ کے عنوان سے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انعقاد کے حوالہ پر نہایت ہی محققانہ مدللانہ اور عالمانہ انداز سے ثابت کیا اور منکرین کو جواب جوابات دیئے۔ یہ بے مثل اور اپنی نوعیت کا منفرد جامع رسالہ چونکہ عربی زبان میں تھا لہذا بزر صغیر کے عام مسلمان اس سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکتے تھے۔ شرکتِ حنفیہ گنج بخش پوڈلاہو کے ڈائریکٹر الحاج محمد عبد علی چشتی دام ظلہ نے اپنے قیام حرمین شریفین کے دوران نہ صرف اس بے مثل عالم سے سند روایت حدیث کی اجازت اور شرف تلمذ ہی حاصل کیا بلکہ موصوف سے ان کی تصنیف کردہ عربی کی چند محققانہ کتب بھی اپنے ہمراہ لائے جن میں یہ دُرُ کم یاب بھی ہے۔ الحاج جناب امجد علی چشتی کا یہ جذبہ قابل ستائش اور عین سعادت ہے۔ خدا کرے کہ وہ اپنے نیک ارادوں اور تعمیری عظیم مقاصد میں کامران ہوں۔ مگر مئی محترمی مولانا دوست محمد شاہ سیالوی ایم۔ اے نے اس عربی نادر پارے کو اردو کے قالب میں ڈھالنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

اصل رسالے اور ترجمہ کے چیدہ چیدہ مقامات کو میں نے دیکھا جس میں نہایت عمدہ طریقے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی میلاد کی محافل کے انعقاد کو قرآن و حدیث کی روشنی کے علاوہ عقلاً و نقلاً تقریباً اکیس سو زائد دلائل کو ثابت کیا گیا ہے۔

حضور کی میلادِ پاک کے مفہوم کی حقیقت اور آپ کی حیاتِ برزخ کی بعیت کو مسکت جوابات میں تفصیلاً بیان کیا۔

مخلص
محمد سرفراز نعیمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

مقدمہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد کے بارے میں کافی کچھ لکھا جا چکا ہے اور میں بھی اس موضوع پر کچھ لکھنا نہیں چاہتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا اور مسلمان عقلا و مفکرین کا ذہن جن موضوعات پر مرکوز ہے وہ اس معاملہ و مسئلہ سے زیادہ اہم و ضروری ہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد پاکٹ ایسا موضوع ہے جو ہر سال ماہ ربیع الاول میں نشر کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اہل سنت والجماعت کا بچہ بچہ اس سے آگاہ ہے تاہم احباب کے اصرار پر کہ خصوصاً اس موضوع پر میری رائے کیا ہے اور اس خدشہ کے پیش نظر کہ موضوع ہذا کو بیان کرنے کی صورت میں علم چھپانے کے جرم کا ارتکاب کروں گا میں نے اس موضوع پر اس میدان میں قلم اٹھایا اور میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ وہ مجھے درست اور صحیح باتیں الہام فرمائے۔ آمین

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد شریف منانے کے جواز پر دلائل اور میلاد کی محافل منعقد کرنے کے جواز کے بیان سے قبل میں مندرجہ ذیل مسائل کو واضح کرنا چاہتا ہوں۔

میلاد شریف کا معنی و مطلب

(۱) ہم میلاد شریف کے متعلق اس امر کے قائل ہیں کہ اس سے ہمارا مقصد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کرنا، آپ کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ و سلام پیش کرنا، حضور کے محامد و اوصاف عالیہ سننا، کھانا کھلانا اور حضور کی اُمرت کے دلوں کو خوش کرنا ہے۔

(۲) دوسری بات یہ کہ ہم اس امر کے قائل نہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد شریف اسی مخصوص رات میں ہی منون ہے بلکہ اگر اس طرح کا اعتقاد رکھنے والا گویا دینِ نبین میں نئی چیز ایجاد کرتا ہے۔

کیونکہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک کرنا اور آپ کی ذاتِ قدس سے تعلق ہر لمحہ اور سینڈ رکھنا واجب ہے۔ نیز حضور کے ذکر اور آپ کی ذات سے تعلق سے تمام انسانوں کو معمور ہونا چاہیئے۔

ہاں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے ماہ مقدس میں میلاد شریف منعقد کرنے والا لوگوں کو ترغیبِ محبتِ مصطفیٰ کی طرف راغب کرنے، میلاد شریف کی مبارک محافل میں جمع کرنے اور ان کے فیاض شعور کو بیدار کرنے کے لحاظ سے قومی و مضبوط تر ہونا ہے کیونکہ وہ اس طرح بعض زمانے کے ایک حصّے کی کڑیاں دوسرے حصّے سے ملاتا ہے، چنانچہ ماہِ ربیع الاول شریف میں حضور کے غلام زمانہ حاضر سے ماضی یاد کرتے اور حاضر سے غائب کی طرف منتقل و منوجہ ہوتے ہیں۔

۱۔ محفل میلاد، میلاد کی مبارک راستے مخصوص نہیں۔

۳ حضور کی میلاد پاک منعقد کرنا تبلیغ دین کا بہترین ذریعہ ہے

تیسری بات یہ کہ میلاد البتہ ایسے اجتماعات دعوت الی اللہ کی جانب بہت بڑا اور عظیم وسیلہ ذریعہ ہیں۔ یہ ایسا سنہری قیمتی موقع و فرصت ہے جس کو ضائع نہیں ہونا چاہیے، بلکہ دعوت الی اللہ کے داعیوں، علماء پر واجب ہے کہ وہ اُمت کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق، آداب احوال اور سیرت طیبہ، معاملات اور عبادت سے روشناس کرائیں نیز یہ کہ داعی اور علماء حضرات انہیں پسند و نصیحت کریں اور خیر و فلاح کی طرف راہنمائی کریں اور بار بار بدعتوں، شر و فتنوں سے ڈرائیں اور ہم ہمیشہ اللہ کے فضل و کرم سے اس کی دعوت دیتے رہیں گے اس میں شریک شامل رہیں گے اور لوگوں کو علانیہ یہ کہتے ہیں۔

لَيْسَ الْمَقْصُودُ مِنْ هَذِهِ الْجُمُعَاتِ
مَجْرَدُ الْجُمُعَاتِ وَالْمُظَاهَرَاتِ
هَذِهِ وَسِيلَةٌ شَرِيفَةٌ إِلَى غَايَةٍ شَرِيفَةٍ
وَهِيَ كَذَا وَكَذَا وَمَنْ لَمْ يَتَغَدَّ
شَيْئًا لَدَيْنَهُ فَهُوَ مُحَرَّمٌ مِنْ خَيْرِ
الصَّوْلِدِ الشَّرِيفِ۔

اس قسم کے اجتماعات سے مقصود صرف اجتماعات اور مظاہرے نہیں ہونا بلکہ یہ عظیم ترین مقاصد کے حصول کا وسیلہ اور ذریعہ ہے اور وہ فلاں فلاں ہے درج شخص نے اپنے دین اور ایمان کی خاطر کسی طرح کا کوئی استفادہ نہ کیا تو وہ میلاد شریف کی برکت اور خیرات سے محروم ہے

ص ۵

حضور کی ذاتِ اقدس کی میلاد کی محافل کے انعقاد پر لائل

دلیل اوّل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد شریف کی محفل

برپا کرنے کا مطلب حضور کی ذاتِ قدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوشی و مسرور
فرحت حاصل کرنا ہے اس طرح خوشی و مسرت کا اظہار کرنے سے ایکٹ کافر نے
فائدہ اٹھایا۔

چنانچہ بخاری شریف میں یہ روایت موجود ہے کہ ابو لہبؓ ہر سو موار کے دل اپنی لونڈی
توبہ کو میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں آزاد کرنے کی وجہ سے عذاب میں
تخفیف ہو جاتی ہے کیونکہ توبہ نے ابو لہب کو ولادت پاک کی خوشخبری سنائی اس
موضوع پر حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین الاصفہانی نے کہا ہے۔

اِذَا كَانَ هَذَا كَافِرًا
جَاءَ ذَمُّهُ بَنِيَّ دَاهٍ فِي الْجَحِيمِ
بِأَحْمَدِ آتَى آتِدَ فِي يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ
يَخْفَفُ عَنْهُ لِّلْمَسْرُورِ بِأَحْمَدِ
فَالظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِي كَانَ عُمَرَا
بِأَحْمَدِ مَسْرُورًا وَمَاتَ مُوَحِّدًا
جب یہ کافر ہے اور اس کی مذمت
میں نبت ہذا نازل ہوئی یہ شخص وزخ
میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا تو یہ مستند روایت ہے
کہ ابو لہبؓ ہمیشہ سو موار کے دل حضور پر نور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد کی خوشی منانے
سے تخفیف ہو جاتی ہے ایسے شخص کے بارے
میں آپ کا کیا خیال ہے جو ساری عمر حضور پر نور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد سے خوش و
مسرور ہونا رہا اور موحد فوت ہوا۔

ص ۶

دلیل دوم حضورِ قدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی میلاد شریف کے دن
کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اسے بہت بڑا اور عظیم واقعہ قرار دیتے اور اللہ تبارک
و تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے کہ یہ آپ کیلئے بہت بڑا انعام و اکرام و نعمت ہے نیز اس

لئے کہ نام کائنات پر آپ کے وجود مسعود کو فضیلت حاصل ہے کیونکہ کائنات کی ہر چیز آپ کے وسیلہ عظمیٰ سے خوش بخت و خوش قسمت قرار پائی۔ اس تعظیم و اہمیت کو آپ روزے سے تعبیر فرماتے جیسا کہ سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں آیا ہے۔

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حضور النور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی ذات
وَسَلَّمَ سُبْحَانَ صَوْمِ يَوْمِ الدِّينِيِّ فَقَالَ اقدس سے سووار کے روزہ کے بارے میں دریافت
فِيهِ وَلِدَتْ وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَى رِوَاهُ کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں سووار کو پیدا ہوا
الامام مسلم في الصحيح في كتاب الصيام اور سووار کے دن ہی مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

۷۔

یہ گویا مغل میلاد کے انعقاد کے متعلق صریح اور واضح ہے تاہم اس کی صوت مختلف ہے لیکن معنی موجود ہے خواہ یہ روزہ رکھنے سے ہو یا کھانا کھلانے سے ہو یا ذکر پر اجتماع سے ہو یا حضور پر نور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنے سے ہو یا آپ کے شمائل و خصائل شریفہ سننے سے ہو۔

دلیل ثالث :- حضور پر نور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی گرامی قدر ذات اقدس سے خوش و مسرور ہونا قرآن مجید فرقان حمید کے حکم سے مطلوب و مقصود ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ آپ فرما دیجیے اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت
فَلْيَفْرَحُوا پر ہی خوشی و فرحت مناؤ۔

مذکور ارشاد ربانی میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے رحمت پر خوش ہونے کا حکم ارشاد فرمایا

ہے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ
اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

دلیل رابع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس اہم دینی واقعات کے سابقہ و گذشتہ امور کے زمانے کے ساتھ ارتباط و تعلق کو ملحوظ نظر رکھتے، چنانچہ جب کسی اہم واقعہ کا زمانہ آتا تو یہ ہمارے اذہان میں اس کو تازہ کرنے اس دن کی تعظیم و تحجیم اس واقعہ کے وقوع پذیر ہونے اور اس کے زمانہ و وقت کی وجہ سے ہمارے یاد کرنے کی فرصت کا وقت ہے۔

سرو کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس قاعدے کی اساس اور بنیاد رکھی جیسا کہ حدیث پاک میں مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے اور یہاں آپ نے یہودیوں کو یوم عاشوراکار کا روزہ رکھتے ہوئے ملاحظہ فرمایا تو آپ نے اس روزہ کا سبب دریافت فرمایا آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کہ یہودی عاشوراکار کا روزہ اس لئے رکھتے ہیں کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کو نجات اور دشمن کو غرق کیا چنانچہ اس خوشی و نعمت کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی خاطر یہودی عاشوراکار کا روزہ رکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم یہی نہا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کے بارے میں تم سے بدرجہ اولیٰ اس کے حق دار ہیں چنانچہ اس روز کا روزہ آپ نے خود بھی رکھا اور اس کا حکم بھی ارشاد فرمایا۔

دلیل خامس حضور اقدس صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں محفل میلاد نہیں تھی پس اگرچہ یہ بدعت ہے اولہ شرعیہ اور قواعد کلیۃ کے تحت مندرج ہونے کے باعث یہ بدعت حسنہ ہے پس اپنی اجتماعی ہیئت کے اعتبار سے یہ بدعت ہے انفرادی حیثیت سے نہیں کیونکہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم میں محفل میلاد کی انفرادی حیثیت و ہیئت موجود ہے، انشاء اللہ ہم اس کی تطبیق و تشریح آئندہ صفحات میں کریں گے۔

دلیل سادس حضور پر نور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی میلاد شریف کی محفل صلوٰۃ و سلام پر رائج تہ کرتی ہے اور صلوٰۃ و سلام عین مطلوب ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ
عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بے شک اللہ تبارک تعالیٰ اور اس کے فرشتے غیب کی خبریں دینے والے نبی پر رُو بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی حضور پر نور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجو

اور جو چیز مطلوب شرعی پر رائج تہ کرتی ہے وہ عین مطلوب و مقصود شریعت ہے حضور پر صلوٰۃ و سلام کے فوائد و منافع نبویہ لا تعدّ ولا تحصى ہیں، دور و سلام سے حضور کی دینی و دنیوی امداد و نصرت نصیب ہوتی ہے چنانچہ بیان و تفصیل کے میدان میں ان منافع و امداد کا محاصرہ اور آثار و مظاہر انوار کا احاطہ کرنے کے لئے قلم عاجز و ناکام ہو جاتی ہے۔

دلیل سابع حضور پر نور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی میلاد شریف کی

محفل آپ کی ولادت باسعادت کے اوقات، معجزات آپ کی سیرت طیبہ اور آپ کی تعریف و نعت پر مشتمل ہوتی ہے۔ کیا ہمیں اللہ تبارک تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت کا حکم نہیں دیا؟ کیا ہم یہ حکم نہیں دیا گیا کہ ہم سرکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کریں؟ کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم سے یہ مطالبہ نہیں فرمایا کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال تسلی و تشفی حاصل کریں؟ آپ کے معجزات پر ایمان لائیں۔ آپ کی نبوت کی جملہ نشانیوں کی تصدیق کریں؟ چنانچہ حق یہ ہے کہ میلاد شریف کی کتب اس مطالبہ و مقصد کو کماتحقیق پورا کرتی ہیں۔

دلیل ثامن امرت پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق جو ہم پر واجب ہیں اور ہم اس واجب کو آپ کے اوصاف کا ملکہ اخلاق فاضلہ کے بیان سے چکا سکتے ہیں، یہ واجب اس طرح ادا ہو سکتا ہے کہ ہم محفل میلاد پاک کے ذریعے ان اوصاف و اخلاق کو اجاگر کرنے کی سعی کریں۔

چنانچہ شعر اکرام حضور کی بارگاہ عالی میں آپ کی نعت اور قصائد کے تحائف پیش کرتے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعر اکرام کے اس فعل کو پسندیدگی اور محبت کی نگاہوں سے دیکھتے بلکہ نعت اور قصائد کہنے والے شعر اکرام کو آپ انتہائی پاکیزہ انعام و اکرام و عطاؤں کا صلہ بھی عطا فرماتے۔ جب حضور اپنی مدح کرنے والے سے خوش ہوتے ہیں تو آپ اس شخص سے کیوں نہ خوش و مسرور ہوں گے جس نے آپ کے شمائل شریفہ کو مجتمع و یکجا کر دیا۔ چنانچہ (محفل میلاد کے منعقد کرنے میں) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور آپ کی رضامندی و خوشنوی حاصل کرنے کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

دلیل تاسع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شامل شریف معجزات

اور کمالات آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پورا پورا ایمان لانے کے مقتضی ہیں نیز یہ کہ آپ کی ذات اقدس سے زیادہ سے زیادہ محبت کی جائے کیونکہ انسان خلق و خلق، علم و عمل، حال و اعتقاد کے اعتبار سے محبت جمیل کی طبیعت رکھتا ہے۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و شمائل سے افضل اکمل اور اجمل کسی شخص کے اخلاق و شمائل نہیں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ سے زیادہ محبت آپ کے کامل ایمان شریعت کا تقاضا اور مطلوب ہے اور جو چیز زیادہ محبت اور کامل ایمان کی طرف دعوت دے وہ بھی اسی طرح مطلوب مقصود ہے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم شروع سے پیدا و تشریف کے دن کو خوش ہونے اور سرور کا اظہار کرنے، کھانے کی دعوتوں کا انصرام و انتظام اور ذکر کے لئے جمع ہونا پایا جائے فقراء کی تعظیم و تکریم کی جائے۔ تعظیم و تکریم خوشی و فرحت اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کیا جائے کہ اس کی ذات اقدس نے ہمیں دین توہیم پر گامزن ہونے کی توفیق بخشی اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت فرما کر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم پر احسان عظیم فرمایا ہے۔

کیا یہ ہویں دلیل حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد

گرامی سے عیاں ہے جس میں یوم جمعہ کی فضیلت اور خوبیوں و محاسن کو بیان فرمایا گیا ہے۔ یوم جمعہ کو سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت ہوئی چنانچہ اس میں زمانہ کی بزرگی و برتری اس لئے ہے کہ یہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

میں سے کسی ایک نبی کی میلاد کا دن ہے تو اس روز اور دن کو فضیلت عظمت بزرگوں
بزرگی کیوں نہ حاصل ہوگی جس میں افضل النبیین اشرف المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ولادت باسعادت ہوئی۔

یہ تعظیم و تکریم اس دن کے ساتھ بعینہ مخصوص نہیں بلکہ یہ اس دن کی خصوصیت
اور اس کی نوع و قسم کے لئے عام ہوگی۔ یوم جمعہ کی فضیلت کی طرح یہ مکرر ہو
گی تاکہ نعمت عظمیٰ کا شکر ادا ہو سکے اور نبوت کے لطف کرم کا اظہار ہو۔ تاریخی اہمیت
کے واقعات کو زندہ و نابندہ کیا جاسکے جو تاریخ انسانی میں انتہائی اہم حیثیت کے حامل
اور انسانیت کے مصلح ہیں اور زمانہ کی پیشانی کو درست و ٹھیک کرنے کے لیے اپنا
ایک مخصوص مقام رکھتے ہیں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی تاریخ کا انتہائی اہم باب ہے
بالکل اسی طرح جیسے اس مکان کی تعظیم و تکریم کی جاتی ہے جس میں سیدنا حضرت
جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشورہ سے حضور نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ کیونکہ
بیت لحم میں ایک نبی نے جنم لیا۔ پھر سیدنا حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کونسی
عظیم جگہ پر نماز ادا فرمائی؟ آپ نے فرمایا نہیں تو سیدنا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے
عرض کیا کہ آپ نے بیت لحم میں نماز ادا فرمائی ہے، جہاں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ
الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔

باب ہویں دلیل: حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد شریف کی
محافل کے انعقاد کو علماء اور مسلمانوں نے تمام ممالک میں مستحسن قرار دیا ہے اور ہر گوشہ و
کنارہ عالم میں یہ محافل برپا ہوئیں چنانچہ یہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سے مڑی حدیث موقوف کے قاعدے کے مطابق شرعی طور پر مطلوب و مقصود ہے ۔
حدیث پاک میں ہے ۔

مَا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا فِيهِمْ
عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ وَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ
قُبْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ قُبْحٌ أَخْرَجَهُ
مُسْلِمَانِ جَبَلٌ مَرُوكُ قُبْحٍ سَمَحِيحٌ وَهُوَ اللَّهُ تَعَالَى
کے ہاں بھی قبیح واپسندیدہ ہے)
احمد -

تیم ہویں دلیل : میلاد شریف کی محفل ذکر کی مجلس صدقہ مدح اور
تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عبارت ہے چنانچہ یہ سنت ہے اس طرح
کے امور شرعاً مطلوب و ممدوح ہیں کیونکہ شرعی طور پر مطلوب و ممدوح افعال کی دلیل
میں آثار صحیحہ آئے ہیں اور شریعت کے بقاعدہ اس پر برا بیگنہ کیا ہے
چود ہویں دلیل : اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔

وَكَلَّا نَقْصُصَ عَلَيْكَ مِنْ
أَتْبَاءِ الرُّسُلِ مَا تَنَبَّأَ بِهِ
فَوَارُكَ
اور تم تمام رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام
کے واقعات آپ کو اس لئے بیان کرتے ہیں
تاکہ اس سے آپ ثابت قدم رہیں ۔

مذکورہ ارشاد سے یہ عیاں ہے کہ قرآن مجید میں رسولانِ عظام کے واقعات و
قصص بیان فرمانے میں حکمت اور راز یہ تھا کہ اس طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے قلب اطہر کو قائم رکھا جائے ۔ یہ امر شک شبہ سے بالاتر ہے کہ آج ہم اپنے
دلوں کو مستقل و ثابت قدم رکھنے کے زیادہ محتاج ہیں اس طرح کہ ہم حضور پر نور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخبار اور حالات و واقعات سے آگاہ ہوں چنانچہ آپ

کی نسبت ہمیں اس امر کی نسبتا کہیں زیادہ ضرورت و احتیاج ہے

پندرہویں دلیل ہر وہ چیز بدعت نہیں ہے جس کو سلف صالحین نے انجام نہیں دیا اور جو صدر اول میں موجود نہیں تھی کہ وہ بدعت ہے اسکی کرنا حرام ہے اور انکار ضروری و لازمی ہے بلکہ اس امر جدید کو شریعت مطہرہ کے دلائل پر پیش کرنا واجب اور لازمی ہے چنانچہ جو امر مصلحت پر مشتمل ہو وہ واجب ہے جو حرام پر منحصر ہو وہ ناجائز و حرام ہے اگر مکروہ پر مشتمل ہو تو مکروہ اگر مباح پر ہو تو وہ امر مباح اور اگر مندوب پر ہو تو ایسا فعل مندوب ہے اور وسائل کا حکم مقاصد کے حکم برابر و مساوی ہے۔

نیز علماء کرام نے بدعت کو پانچ حصوں میں تقسیم فرمایا ہے۔

بدعت واجبہ اہل باطل و گمراہوں کی تردید اور علم نحو پڑھنا

واجب ہے۔

بدعت مندوبہ بلیں بنانا اور مدارس کی تعمیر منبروں پر آذان دینا احسان کرنا صدر اول میں یہ نہیں تھا۔

بدعت مکروہ جیسے مساجد کی تزئین و آرائش اور مصاحف شریفہ کی تزئین و آرائش کرنا۔

بدعت مباح مثلاً چھلنی استعمال کرنا اور کھانے پینے میں وسعت و توسیع کرنا

بدعت حرام بدعت حرام وہ بدعت ہے جو سنت کے مخالف ایجاد کی گئی ہو اور اس پر شریعت کی دلائل مشتمل نہ ہوں نیز یہ مصلحت شرعیہ پر مشتمل نہ ہو۔

سولہویں دلیل ہر بدعت حرام نہیں اگر اس طرح ہوتا تو سیدنا

حضرت ابو بکر، عمر و زید رضی اللہ عنہم جمعین قرآن مجید کی تدوین کو حرام قرار دیتے۔
قرآن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے وصال شریف کے وقت قرآن مجید متعدد وضاحت
میں لکھا ہوا تھا اس کو سیدنا حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ میں صحیح کیا گیا۔

نیز اگر ایسا ہوتا تو سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تمام لوگوں کو نماز
ترویج کے لئے ایک امام پر مجتمع نہ فرماتے اور آپؓ یہ ارشاد بھی فرمایا۔

نعمت البدعة هذه
یہ بہترین بدعت ہے۔

اور اس طرح ہوتا تو تمام نافع علوم میں تصنیف تالیف ناجائز ہوتی نیز ہم
پر یہ واجب ہوتا کہ ہم کفار کے ساتھ تیرکمانوں سے مقابلہ کرنے کے مکلف ہوتے اس
کے برعکس کفار ہم پر گویاں برساتے ڈھال استعمال کرتے، ٹینکوں سے حملہ کرتے۔
غوطہ خور آبدوزوں سے حملہ کرتے، جنگی جہازوں کے بیڑوں سے تباہی مچاتے۔

نیز اگر اس طرح ہوتا تو میناروں پر اذان حرام ہوتی۔ پلیں تعمیر کرنا، مدارس بنانا
شفا خانے، رفاہی ادارے، یتیموں کے لئے گھر بنانا اور جیلیں بنانا سب جائز ہوتا اسی
لئے علماء کرام نے اس حدیث پاک کو جس کے مطابق ہر بدعت ضلالہ ہے مقید کرتے
ہوئے لکھا کہ اس سے مراد بدعت کسینہ ہے۔

اس تقید سے اکابر صحابہ کرام تابعین عظام سے وقوع پذیر ہونے والے ایسے فقہات
کی جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں رونما نہیں ہوئے۔ تفسیر و
تفصیل ہو جاتی ہے۔

اور آج ہم نے ایسے بہت سے مسائل ایجاد کر لئے ہیں جنہیں سلف صالحین نے سر انجام

نہیں دیا۔ مثلاً لوگوں کا صلوٰۃ تراویح کے بعد رات کے آخری حصے میں ایک امام کی اقتدار میں صلوٰۃ تہجد ادا کرنا اور اس میں مصحف شریف ختم کرنا۔ نیز ختم قرآن شریف کی دعا کرنا۔ تہجد کی رات کو صلوٰۃ تہجد میں امام کا خطبہ دینا اور منادی اعلان کرنے والے کا اس طرح منادی و اعلان کرنا اللہ تعالیٰ تمہیں ثواب سے نماز تراویح ادا کرنے کیلئے اور یہ تمام امور ایسے ہیں جنہیں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے سر انجام نہیں دیا اور نہ ہی سلف صالحین میں سے کسی نے یہ امور کیے ہیں تو کیا میلاد شریف کی محفل کا انعقاد جو ہم کرتے ہیں یہی بدعت ہے؟

سترہویں دلیل سیدنا حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔ ایسا امر جو نیا یا ایجاد ہو اور وہ کتاب یا سنت یا اجماع یا کسی منقول کے مخالف ہو تو وہ بدعت سیئہ ہے ہر وہ چیز جو بھلائی اور نیکی سے ایجاد کی گئی ہو اور مذکور بالا میں سے کسی ایک کے مخالف نہ ہو تو وہ محمود و پسندیدہ ہے۔ ہم نے تقسیم بدعت کے متعلق اور جو کچھ کہا ہے اس سے امام عز بن عبد السلام علامہ نوویؒ اور ابن الاثیر متفق ہیں۔

اٹھارہویں دلیل وہ امر جو اولہ شرعیہ پر مشتمل ہو اور اس امر کے ایجاد کرنے سے شریعت کی مخالفت مقصود نہ ہو۔ نیز وہ امر ناپسندیدہ منکر پر مشتمل نہ ہو تو وہ دین میں سے ہے۔

متنصّب کا یہ کہنا کہ یہ ایسا امر ہے جس کو سلف صالحین نے سر انجام نہیں دیا اس کے لئے یہ امر دلیل نہیں بلکہ یہ عدم دلیل ہے جیسا کہ علم اصول کے ہر شخص پر یہ عیاں اور واضح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی ذات اقدس نے

ہدایت کی بدعت کو سنت فرمایا اور اس طرح کے مستحب متنبذ و محبوب فعل کو سرائیم
دینے والے کے ساتھ اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا ارشاد گرامی ہے -

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً
حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ
مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ لَا يَنْتَقِصُ
مِنْ أَجْرِ هُمُ شَيْءٌ
جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج
کیا اور اس پر بعد میں آنے والے لوگوں نے
عمل کیا تو اس کیلئے اتنا اجر و ثواب بکھا جائے
گا جس قدر لوگوں نے اس پر عمل کیا اور
عمل کرنے والے کے ثواب اجر میں کوئی کمی
نہ ہوگی۔

ص ۱۸

یسویں دلیل: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد شریف
کی محفل کا انعقاد گویا ستر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پاک کو زندہ کرنا
ہے اور یہ ہمارے نزدیک اسلام میں مشروع و محبوب ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں
کہ حج کے اکثر اعمال بلاشبہ پیش آنے والے اہم واقعات کی یاد دہانیاں اور تعریف
کئے گئے مقامات کی پسندیدہ و محبوب دہائیں ہیں۔

چنانچہ صفاء مروہ کے درمیان دوڑنا، حجر لے پھینکنا اور جانور کی قربانی کرنا
گذشتہ و سابقہ واقعات و حوادث میں مسلمان ان کا ذکر فی الواقع ان کی صورت
کی تجدید سے کرتے ہیں۔

اکیسویں دلیل: پچھلے صفحات میں محفل میلاد کے شروع ہونے
میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا تھا وہ اس محفل میلاد کے شروع ہونے کے متعلق ہے

جس میں منکر اور مذموم افعال نہ ہوں جن کا انکار و ناپسندیدگی واجب ہے لیکن اگر محفل میلاد میں کوئی غیر شرعی فعل اور امر پایا جائے جس کا انکار واجب ہے مثلاً مردوں اور عورتوں کا اختلاط، ناجائز و محرمات کا از لکاب و ایسے زیادہ خرچ اسراف جس سے صاحب میلاد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ناراض ہوں تو اس کے ناجائز ہونے میں شک اور ممنوع ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ اس میں ناجائز و ناپسندیدہ افعال ہیں لیکن اس طرح اس کا ناجائز ہو عارضی ہوگا ذاتی نہیں جیسا کہ تامل کرنے والے پر یہ سرخفی و پوشیدہ نہیں۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ابن تیمیہ کی رائے

ابن تیمیہ کا کہنا ہے کہ بعض لوگوں کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی میلاد شریف منعقد کرنے پر ثواب ہوتا ہے اور اسی طرح بعض لوگ جیسے اس کے متعلق کہتے ہیں جسے عیسائیوں کا سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میلاد شریف کی خوشی و فرحت کرنا برابر حضور پر نور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے محبت کرنا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی تعظیم و تحريم کرنا تو اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں اس محبت پر ثواب عطا فرماتا ہے اور اجتہاد پر بدعتوں پر نہیں بغل ابن تیمیہ نے کہا۔

اچھی طرح جان لیجئے کہ بعض اعمال ایسے ہیں جو سرسری و بھلائی ہوتی ہے کیونکہ یہ بعض مشروعات پر مشتمل ہوتے ہیں اور اس میں بعض اوقات بدعت کا شر و غیرہ ہوتا ہے تو دین سے کلی طور پر اعراض کی وجہ سے ایسا عمل شر ہوتا ہے

جیسے منافقین اور فاسقین کا حال۔

اس مرض و گناہ میں آخری زمانے کے اکثر امتی مبتلا ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہاں دو آداب کا ملحوظ رکھنا لازمی ہے۔

پہلا یہ کہ تمہارا اولین شوق و محبت ظاہر و باطن کے لحاظ سے تمسک بالسنہ کے اسنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آہ وسلم کو مضبوطی و پختگی سے پکڑنا ہو یا یہ آپ کے خاصہ آپ کے علاوہ آپ کے مطیع و فرمان بڑا رکاہی خاصہ ہونا چاہیے۔ نیز معروف نیکی کو پہچانیے اور ناپسندیدہ و مکروہ امور کا انکار کیجیے۔

امردوم : دوسرا امر یہ کہ آپ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آہ وسلم کی جانب لوگوں کو حسب امکان دعوت دیں۔ جب آپ دیکھیں کہ کوئی شخص اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام اُجرائی کرتا ہے اور اس کو ترک نہیں کرتا بلکہ اس سے بھی زیادہ مکروہ و زیادہ گناہ ہے یا آپ اس امر کی دعوت دیں کہ لوگ واجب ترک نہ کریں یا مستحب مندوب کیونکہ اس کا ترک کرنا اس مکروہ فعل سے زیادہ نقصان ہے۔

لیکن جب کسی نئی امر میں کوئی اچھی چیز ہو اور اس کے عوض میں حسب امکان خیر مشروع ہو کیونکہ عموماً لوگ کسی چیز کے معاوضے کے بغیر کسی چیز کو نہیں چھوڑتے اور کسی شخص کو اگر کوئی بھلائی اور نیکی چھوڑنی پڑے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کی مثل یا اس سے بہتر نیکی کی طرف راغب ہو۔

پھر آپ نے فرمایا۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ آہ وسلم کی محفل میلاد کی تعظیم اور سالانہ محفل میلاد کا انعقاد بعض لوگ کرتے ہیں اور اچھے ارادے و نیک نیت سے اس محفل کو منعقد

کرنے والے کے لئے حسن قصد کی بدولت اس میں اجر عظیم ہوتا ہے نیز اس میں حضور
 پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم ہے جیسا کہ میں نے قبل ازیں بھی بیان کیا
 ہے کہ بعض لوگ اس کو مستحسن قرار دیتے ہیں اور بعض اس کو اچھا نہیں سمجھتے۔
 اسی لئے جناب امام احمد کی خدمت میں کسی امیر کے بارے میں عرض کیا گیا کہ اس
 امیر رئیس نے مصحف شریف پر دینار خرچ کئے ہیں وغیرہ تو آپ نے اس کے
 جواب میں ارشاد فرمایا: جانے دیجئے یہ مصحف شریف میں سونا خرچ کرنے سے
 افضل ہے۔ امام احمدؒ نے اس طرح ارشاد فرمایا۔ اس کے باوجود سیدنا حضرت
 امام بن جنبل کا مذہب یہ ہے کہ مصاحف شریف پر نقش و نگار مکروہ ہے۔
 اصحاب فقہ میں سے ایک صاحب نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ مذکورہ شخص
 نے مبلغ ایک ہزار روپیہ مصحف شریف کے اوراق مبارکہ کی تجدید اور بکھائی کو نمایاں
 واضح کرنے کے لئے کیے تھے تاہم امام احمدؒ کا مقصود یہ نہیں بلکہ آپ کا مقصد اور
 ارادہ یہ ہے کہ اس عمل میں مصلحت بھی ہے اور نقص بھی اسی وجہ سے آپ نے
 مصحف شریف کے نقش و نگار کو ناپسند فرمایا۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم

(میرے نزدیک) ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی محفل شریف کی کوئی خاص و مخصوص کیفیت نہیں چنانچہ لوگوں

لے حوالہ کے لئے دیجئے ”اقتضار الصراط المستقیم للشيخ ابن تیمیہ“

کے اس کے اہتمام کرانے اور کرنے کا بند و بست لازمی نہیں بلکہ ہر وہ چیز جو خیر و بھلائی کی طرف دعوت دیتی ہے اور لوگوں کو ہدایت پر مجتمع کرتی ہے انہیں راہِ راست کی راہنمائی و ہدایت کرتی ہے اس طرح کی راہنمائی جس میں لوگوں کے دین و دنیا کی منفعت و فائدہ ہے اس سے میلاد کے مقصود و مطلوب کی تحقیق حاصل ہو جاتی ہے۔

اسی لئے اگر ہم کسی ایسے معاملہ پر مجتمع ہوں جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدارج پر مشتمل ہو ان مدارج میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک ہو آپ کی فضیلت، جہاد اور خصائص ہوں اور ہم مروجہ قصہ میلاد بیان نہ کریں جس لوگوں نے اصطلاح سمجھ کر یہاں تک خیال کیا کہ میلاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف قصہ میلاد پر ہی مشتمل و منحصر ہے۔

بعد ازاں ہم واعظین کے مواعظ و ارشادات، قاری کی تلاوت قرآن کو غور سے سنیں تو میرا یہ دعویٰ ہے کہ اگر ہم اتنا ہی کر سکیں تو یہ بھی میلاد پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحت مندرج ہے۔ اور میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل کے انعقاد کا معنی اس طرح ثابت و مستحق ہو جاتا ہے۔ اور میرا خیال یہ ہے کہ دو آدمیوں کا اس موضوع پر اختلاف نہیں اور نہ ہی دو افراد اس طرح آپس میں جھگڑتے ہیں۔

محفل میلاد شریف میں قیام کرنا

رہا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد شریف کے ذکر کے وقت قیام کرنا

اور اس وقت کا ذکر کرتے ہوئے کھڑے ہونا جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا پر نمودار ہوئے تو بعض لوگ باطل اور غلط گمان رکھتے ہیں جہاں تک میرا علم ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس کا کوئی اصل نہیں بلکہ محفل میلاد میں حاضر ہونے والے جہلدار اس طرح خیال کرتے ہیں جو محفل میلاد میں حاضر ہوتے اور کھڑے ہوتے ہیں یہ ظن سوؤ اس طرح ہے کہ اس طرح کی محافل میں لوگ اس طرح کا اعتقاد رکھتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اس لمحہ لمحہ میں اس محفل میں حضور اپنے جسد اطہر کے ساتھ تشریف لاتے ہیں۔

بعض لوگوں کا سوؤ ظن اس طرح زیادہ ہوتا ہے کہ وہ میلاد پاک مصطفیٰ کی محفل میں دھونی دینے والی اشیاء و خوشبو جلاتے ہیں اور وہ پانی جو مجلس کے وسط و درمیان میں رکھا جاتا ہے اس لیے کہ حضور پر نور اس سے نوش فرمائیں گے اس طرح کے تمام ظنون و گمان کسی مسلمان عاقل کے دل میں نہیں کھٹکتے اور ہم اس طرح کی تمام اشیاء سے بری الذمہ ہیں کیونکہ یہ مقام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبرأت و جبارت ہے۔ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد شریف پر ایسا حکم ہے جس کے بارے میں کوئی اعتقاد نہیں رکھتا سوائے محد مفتنی شخص کے اور امور برزخ کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام اس سے کہیں زیادہ بلند و ارفع اکمل و بزرگ ترین ہے کہ یہ دعویٰ کیا جائے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روضہ اقدس سے باہر تشریف لا کر اپنے جسد اطہر کے ساتھ کسی مجلس میں فلاں فلاں مخصوص وقت تشریف لاتے ہیں میرے نزدیک یہ افتراء محض ہے اس

میں ایسی جبارت، ڈھٹائی اور قباحیت ہے جو فقط بغض و حسد رکھنے اور جاہل دشمن ہی سے صادر ہو سکتی ہے۔

حضورِ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ برزخیہ

ہاں مگر ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکمل حیاتِ برزخیہ حاصل ہے جو آپ کے مقام و مرتبہ کے لائق اور مناسب ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ملکوت میں آپ کی روح مبارکہ گردش و سیر کرنے والی ہے اس امر کا امکان ہے کہ آپ کی روح اقدس مجالس خیر اور نور و علم کے مواقع و مقاصد میں تشریف لائے اسی طرح آپ کے مخلص متبعین کی ارواح بھی آ سکتی ہیں۔

سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

بلغنی ان الروح مرسلۃ میں نے یہ روایت سنی ہے کہ روح تَذْهَبُ جِثْ شَاءَتْ۔ آزاد ہے جہاں چاہتی ہے جا سکتی ہے

۱۔ سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ارواح المومنین فی بَرَزَخٍ مِنْ زَبْنِ مِیْنِ دَفْنِ ہُوَ کَرِیْمٌ لِّمُسْلِمِیْنَ کی روحیں اَرْضٌ تَذْهَبُ جِثْ شَاءَتْ (کذا) حالتِ برزخ میں ہیں اور یہ اپنی مرضی کے مطابق جہاں چاہیں جا سکتی ہیں۔

جب آپ کو یہ معلوم ہو گیا تو یہ بھی جان لیجئے کہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل میں قیام واجب، سنت بھی نہیں اور نہ ہی ہمیشہ اس طرح کا اعتقاد

رکھنا درست ہے چنانچہ قیام میلاد شریف عبارت ہے اس حرکت سے جو لوگ اپنی فرح و سرور اور خوشی سے ظاہر کرتے ہیں جب اس بات کا ذکر کیا جائے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تولد شریف ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لا کر اظہر من الشمس ہوئے تو اس لمحہ سنے والا یہ تصور کرتا ہے کہ اس نعمت عظمیٰ کی بدولت تمام کائنات فرح و سرور اور خوشی سے رقص کناں ہے۔ سامع اس فرحت و سرور اور انبساط کے اظہار کی خاطر کھڑا ہو کر اس کی تیسر کرتا ہے۔ چنانچہ یہ مسئلہ محض عادی ہے دینی نہیں نہ ہی یہ عبادت، شریعت اور سنت ہے فقط لوگوں کی یہ عادت یا طریقہ ہو گیا ہے اور اہل علم میں سے بعض نے اس کو مستحسن قرار دیا ہے اس موضوع کی جانب میلاد شریف کے موضوع پر بکھنے کتاب بکھنے والے جناب برزنجی نے خود اشارہ کیا جب کہ انہوں نے یہ فرمایا۔

فقد استحسن القیام عند ذکر اہل بشارت و بصیرت نے حضور
 و ہذا الشریف المکمل ذور و روایت اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد
 و روایت قد لوی ملقہ ان تعظیم شریف کے وقت قیام مستحسن قرار دیا ہے
 صلی اللہ علیہ وسلم غایۃ و امجد پس وہ شخص قابل شک و خوش بخت
 و مرقا ہے جس کا مقصود اور منزل مراد حضور
 پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہو۔

اور اپنے اشعار میں اس طرح ارشاد فرمایا ہے

وقد سنّ أهل العلم والفن والدين
 قیاماً علی الاقدام مع حسن و معان

بتشخیص ذات المصطفیٰ وهو حاضِرٌ

بائِ مقامِ قیوٰۃ کُسرِ بِلِ حَاطِ

چنانچہ آپ مذکورہ بالا اشعار میں علامہ برزنجیؒ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھ رہے ہیں کہ اہل علم نے اس کو مسنون و مستحب قرار دیا ہے اور آپؐ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسنون قرار دیا ہے یا خلفاء راشدینؓ نے اور نہ ہی آپؐ نے ارشاد فرمایا سُنَّۃ مطلقۃ بلکہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اہل علم حضرات نے مسنون قرار دیا ہے۔
بعد ازاں آپ فرماتے ہیں۔

(بتشخیص ذات المصطفیٰ)

یعنی یہ قیام حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت اور وارث کے ذہن میں تصور و خیال سے ہے اور یہ تصور نہ صرف محمود و پسندیدہ اور مطلوب ہی ہے بلکہ ایک سچے مسلمان کے ذہن میں یہ تصور و خیال بحضرت اور ہر لمحہ ہر آن ہونا چاہیے تاکہ اس طرح حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع مکمل ہو اور مسلمان کی محبت حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے اور زیادہ بڑھے اور اس کی تمام خواہشات حضورؐ کی شریعت کے تابع ہوں چنانچہ لوگ احترام اور قدر و منزلت شناسی کے پیش نظر اس تصور کے موقع پر اٹھتے ہیں جو یہ تصور اور خیال جو حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت اور ذاتِ گرامی کے بارے میں ہے ان کے دل میں آتا ہے تو مسلمانوں کو میں اس مقام کی عظمت و شوکت کا شعور بیدار ہوتا ہے اور عظمتِ مقامِ مصطفیٰ اجاگر ہوتی

ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہ امر عادی ہے اسی لئے اگر کوئی شخص کھڑا نہ ہو تو اس پر گناہ نہیں اور شرعی طور پر وہ گنہگار نہ ہوگا ہاں اس کا اس قسم کا ارادہ اور موقف سو ادب ذوق کی قلت و کمی یا احساس کے مجہود و تعطل سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

جیسے ہر اس شخص کا و عفا اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے جو کوئی عادی امر ترک کر دے جو لوگوں اور عوام کے ہاں معروف اور جاری ہے۔

”محفل میلاد میں قیام کے مستحسن ہونے کے دلائل“

دلیل اول قیام میلاد پر تمام ممالک بلا واسطہ احصاء عمل جاری و ساری رہا۔ مشرق و مغرب کے قیام علماء اکرام نے مستحسن قرار دیا ہے اور اس سے مقصود نیت صاحب میلاد شریف صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی تعظیم و تحريم ہے اور جس چیز کو مسلمان اچھا و بہتر قرار دیں وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات اقدس ہاں بھی مستحسن ہے اور جس امر و قضیتہ کو مسلمان قبیح قرار دیں وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں بھی قبیح ہے جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہو چکا ہے۔

دلیل دوم اہل فضل و عظمت کے لئے کھڑا ہونا مشروع اور متعدد احادیث و سنت مصطفیٰ کے متعدد دلائل سے ثابت ہے اس موضوع پر امام نوویؒ نے ایک مستقل جزو تالیف کیا ہے اس کی تائید ابن حجر نے بھی فرمائی، علی ابن حاج نے ایک جزو و حصہ کے قلیل دلائل سے اس کی تردید میں رفع الملام عن القاتل باستحسان القیام من اہل الفضل رکھا۔

دلیل سوم، بخاری و مسلم شریف کی متفق علیہ حدیث مبارکہ میں وارد ہوا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا۔

قَوْمُوا السِّدَّ كَعَصَا ۳

اور مذکورہ بالا قیام گو یا سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس کی تعظیم اور تحکیم اور ادب احترام کے لئے تھا اس لئے نہ تھا کہ سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ مریض و علیل تھے وگرنہ آپ یہ ارشاد فرماتے کہ تم اپنے مریض کے لئے کھڑے ہو جاؤ نہ ہی آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ تم اپنے سردار کی جانب چل کر جاؤ اور اپنے تمام صحابہ کرام کو کھڑے ہونے کا حکم ارشاد نہیں فرمایا بلکہ آپ کا یہ مبارک حکم بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے تھا۔

دلیل چہارم، حضور اقدس کی ہدایت اور تعلیم سے یہ مر بھی ہے کہ آپ اپنی خدمت اقدس میں حاضر ہونے والے کے لئے کھڑے ہو جاتے تاکہ آپ اس کی تعظیم و تحکیم اور تالیف قلب کریں جیسا کہ آپ اپنی صاحبزادی سیدہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے حضرت فاطمہ الزہراء کی اس تعظیم و تحکیم کا افسر بھی فرمایا (یعنی آپ کی موجودگی میں یہ فعل سر انجام دیا گیا اس سے آپ نے منع نہ فرمایا یہ حدیث تقریری ہے)

اور آپ نے انصار رضی اللہ عنہم کو یہ حکم ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جائیں جو قیام کی مشروعیت پر دلیل ہے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کی ذاتِ اقدس اس کی تعظیم و تکریم کے بدرجہ اول مستحق ہیں۔

دلیل پنجم، کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ یہ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے ساتھ مخصوص ہے نیز یہ اس وقت ہے کہ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر اور موجود ہوں اور میلاد کی حالت میں آپ تشریف فرما نہیں ہوتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ میلاد شریف کا فاری حضور کی ذات اقدس کو آپ کی ذاتِ اطہر کی تشخیص کے ساتھ اپنے ذہن میں حاضر کیے ہوتے ہیں میلاد پڑھنے والے کی طرف حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم نورانی سے عالم جسمانی میں اس وقت سے پہلے ولادت شریفیہ کے وقت تشریف لاتے ہیں اور تلاوت کرنے والے و پڑھنے والے کے قول کے وقت آپ حاضر ہیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور ظلی میں پیدا ہوئے اور حضور ظلی آپ کے حضور اصل سے زیادہ قریب نزدیک ہے اس تشخیص کے حاضر و ناظر و موجودگی اور حضور روحانی پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے پروردگار کے اخلاق سے متخلق ہونا دلیل ہے چنانچہ حدیث قدسی میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

”جو شخص میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوں“

ایک حدیث پاک میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔
میں ہر اس شخص کے ساتھ ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کا اپنے پروردگار کے موافق ہونا اور اللہ تعالیٰ کے اخلاق عالیہ جلیلہ سے متخلق ہونے کی صفت کا تقاضا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر اس شخص کے پاس حاضر و ناظر ہوں جو حضور کا ذکر کرے

ہر جگہ آپ کو آپ کے روح اقدس کے ساتھ ذکر کیا جائے اور ذکر کرنے والے کا اس طرح حضور پر نور کی ذات اقدس کو حاضر ناظر تصور رکھنا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور آداب میں زیادتی کا باعث اور سبب ہے۔

میلاد شریف کے موضوع پر تالیفات و تصنیفات

اس موضوع اور باب پر بہت سی تصنیفات ہیں ان میں سے بعض منظوم ہیں اور بعض دوسری نثر میں لکھی ہوئی ہیں بعض دیگر مختصر طول اور درمیانی درجہ کی ہیں ہم اس عجلت سے کچھ مختصر مگر جامع کتابچہ میں ایسی تمام کتب کا احاطہ نہیں کرنا چاہتے کیونکہ یہ موضوع انتہائی وسیع اور کتب بہت زیادہ ہیں اسی طرح ایسی کتب کا ذکر اجمالاً کر کے ہم اس اختصار اور اجمال پر بھی اکتفا نہیں کرتے، کیونکہ اس موضوع پر یہ کتاب کوئی جدید اور پہلی کتاب نہیں ہے۔

اگرچہ یہ امر لازمی اور لا بدی ہے کہ ان میں سے بعض دوسری بعض سے افضل و برتر اور اعلیٰ ترین ہیں۔ اسی لئے میں عنقریب یہاں صرف بڑے بڑے علماء اہل علم و حفاظ ائمہ کے ذکر پر اکتفا کروں گا جنہوں نے اس موضوع پر تصنیفات تالیفات فرمائیں اور علمی دنیا میں وہ مشہور معروف ہوئے۔

ان علماء کرام و مجتہدین اللہ میں سے حافظ محمد بن ابوبکر بن عبد اللہ القیس الشافعی المعروف ابن ناصر الدین دمشقی ہیں جن کی پیدائش ۷۷۷ ہجری اور وصال شریف ۸۴۲ ہجری میں ہوا۔ آپ کی ذات اقدس کے متعلق حافظ بن فہد لفظ الاحاط ذیل تذکرۃ الحفاظ کے صفحہ نمبر ۳۱۹ پر رقمطراز ہیں۔

آپ امام حافظ مفید، فقیہ مورخ بزرگ عالی شان ہیں آپ کو اللہ تبارک
 تعالیٰ نے صاف، سالم، صحیح ذہن عطا فرمایا نیز آپ کا خط و لکھائی انتہائی
 بہترین اور اہل حدیث کی طرز پر بہت خوبصورت تھی۔ نیز آپ نے فرمایا کہ آپ نے
 فرمایا کہ آپ نے بہت زیادہ لکھا تعلیقات و حواشی رقم کئے اور تشریحات و
 تفصیلات لکھیں اس طرح کہ آپ اپنے تمام اہل زمان پر غالب و ظاہر ہو کر
 سبقت و فوقیت لے گئے اور جس شخص نے بھی آپ کی ذات اقدس سے استفادہ
 کا ارادہ کیا اسے آپ نے نفع و فائدہ پہنچایا۔

آپ دمشق کی جامع اشرفیہ کے دار الحکومت کے شیخ الحدیث مقرر متعین
 ہوئے علامہ سیوطیؒ نے آپ کی ذات اقدس کے متعلق فرمایا کہ آپ بلادِ دمشق کے
 محدث مقرر ہوئے اور شیخ محمد زاہدؒ نے ذیل الطبقات کے حاشیہ میں فرمایا کہ حافظ
 جمال الدین بن عبد الہادیؒ نے ریاض البیانۃ میں ابن ناصر لدینؒ مذکور کے حالاتِ
 زندگی لکھتے ہوئے فرمایا۔

”شیخ ابن تیمیہؒ آپ کا از حد احترام اور آپ سے انتہائی محبت رکھتا حتیٰ کہ
 آپ سے محبت میں مبالغہ کرنا۔“

میں کہتا ہوں کہ مصنف مذکور کے بارے میں ابن فہدؒ ایک تالیف کا ذکر
 فرمایا ہے جس کا نام ہے ”امرد الوافد علی من زعموا ان کن سمی ابن تیمیہ شیخ
 الاسلام کافر“۔

میں کہتا ہوں کہ امام مذکور نے میلاد شریف کے بارے میں متعدد تصانیف و
 تالیفات رقم کیں ان میں سے ایک تو وہ تصنیف لطیف ہے جسے صاحب

”كشفا لظنون عن اسامى الكتب والفتون نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۱۹ پر ذکر کیا ہے یہ کتاب بین جلدوں میں ہے اس کا نام جامع الآثار فی مولد النبی المختار ہے نیز ایک اور مختصر بھی لکھی ہے اس کا نام ”اللفظ الرائق فی مولد خیر الخلائق“ ہے۔ آھ

اور ابن فہم نے فرمایا کہ حافظ محمد بن ابی بکر بن عبد اللہ القیس الدمشقی تثنائی المعروف بالمحافظ ابن ناصر الدین الاشقی نے میلاد شریف کے موضوع پر ایک اور کتاب بھی لکھی اس کا نام مورذ الصادی فی مولد الہادی ہے۔

ان اجل علماء کرام میں سے حافظ عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن المصری المعروف بالمحافظ عراقی ہیں آپ کی ولادت باسعادت ۷۲۵ ہجری میں اور وفات سنہ ۸۰۸ ہجری میں ہوئی۔

آپ امام کبیر المعروف ابو الفضل زین الدین میں آپ اپنے زمانے کے یکتا اور بے نظیر بے مثال یعنی کینائے روزگار ہیں، حافظ الاسلام، عمدة الانام، علامہ الحجۃ عالم عظیم نقاد جو اپنے زمانے میں حفظ و اقلان کے لحاظ سے تمام دوسرے لوگوں پر فوقیت لے گئے اور آپ اپنے فن میں اپنے ہم عصر امہ اور علماء کرام سے سبقت و فوقیت لے گئے۔

علم و معرفت کے میدان میں آپ دیار مصر میں شہرت و عروج کے مقام پر پہنچے ہیں اتنے بڑے اور عظیم انسان کی مدح و توصیف میں کیا کہہ سکتا ہوں جو سحر ناپید کن ہیں اور سنت کے جمید و بے نظیر علماء کرام رحمہم اللہ میں سے ہیں آپ اس دین حنیف کی ناقابل تسخیر چٹان ہیں، آپ اس دین حنیف کے ارکان میں

سے عظیم و اہم رکن کہیں ہیں۔

حدیث، اسنادِ حدیث، اصطلاحات میں لوگوں کا آپ کی گرامی قدر ذات کی طرف جوع کرنا ہمارے لئے بطور دلیل و حجت کافی ہے، عراقی نے فرمایا۔

”میں نے موصوف کی عظمت علم پر اعتماد کرتے ہوئے اس باب میں کتابتِ لیف کی ہے اور ہر وہ شخص جس کو حدیثِ پاک سے ادنیٰ سی معرفت اور تعلق ہے وہ اپنی ذاتِ اقدس کے فضل و علم کا فائل ہے۔ مذکورہ امام نے میلاد شریف پر جلیل القدر اور بے مثال کتاب تصنیف بھی ہے جس کا نام ہے۔

”المؤد الصنی فی المولد السنی“ اس کتاب کو آپ کی مؤلفات کے ضمن میں کئی حفاظ نے ذکر فرمایا ہے ان میں سے ابن فہد اور سیوطی ہیں جنہوں نے اپنے تذکروں کے ذیل میں آپ کا تذکرہ لکھا۔ (ص ۳۶)

ان علماء کرام جمہم اللہ میں سے حافظ محمد بن عبد الرحمن بن محمد انصاری المعروف حافظ السخاوی ہیں آپ ۸۳۱ ہجری میں پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ ۹۰۲ ہجری میں وصال فرمایا۔

آپ بہت بڑے مورخ اور معروف حافظ ہیں امام شوکانی نے بدر الطالع میں آپ کا بسیط تذکرہ لکھتے ہوئے کہا ہے کہ آپ بہت بڑے ائمہ میں سے ہیں۔ علامہ سخاویؒ کے بارے میں ابن فہد نے کہا ہے کہ میں نے حفاظ متاخرین میں آپ کی مثل کسی شخص کو نہیں دیکھا۔ علامہ حافظ سخاویؒ کو اسماء الرجال کی معرفت زراہوں کے حالات، جرح و تعدیل میں مہارت نامہ حاصل ہے۔ اس

میں اس امر کی جانب اشارہ ہے حتیٰ کہ بعض علماء نے یہ فرمایا ہے کہ حافظ ذہبی کے بعد ایسا فاضل پیدا نہیں ہوا جس میں سخاوی جیسی عظمت و کمال موجود ہو۔ آپ کے وصال کے ساتھ ہی فن حدیث و فن ہو گیا۔ امام شوکانی آپ کی برتری اور شوکت کے اس حدائق میں کہ بالفرض اگر ”الضوء اللامع“ کے سوا آپ کی کوئی دوسری تصنیف نہ بھی موجود ہوتی تو یہی ایک کتاب کی امامت پر بہت بڑی دلیل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ صاحب کشف الظنون نے فرمایا کہ حافظ سخاویؒ نے میلاد شریف کے موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے۔ ص ۳۷

ان اہل وعظیم علماء کرام میں سے حافظ مجتہد امام ملا علی قاریؒ بن سلطان بن محمد الہری المتوفی ۹۵۰ھ سہجری صاحب شرح مشکاة وغیرہ تصنیفات ہیں۔ بدراطلاع میں علامہ شوکانیؒ نے آپ کا تفصیلی تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”علامہ عصامیؒ نے آپ کے وصف و درجہ میں یہ لکھا کہ ملا علی قاریؒ علوم نقلیہ کے جامع اور سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم و جلیل القدر عالم ہیں آپ حفاظ کرام کے شاہیں اور اصحاب دانش و عقل کے معروف و عبقری ہیں۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا لیکن ان عالی صفات کے باوجود ملا علی قاریؒ میں ایک نقص یہ تھا کہ انہوں نے اہل ائمہ کرام خصوصاً سیدنا حضرت امام شافعیؒ پر اعتراضات کیے۔ آھ

عصامیؒ کے اس کلام کو بیان کرنے کے بعد شوکانیؒ نے تکلف سے کام لیتے ہوئے ملا علی قاریؒ کا دفاع اور حمایت کی کوشش کرتے ہوئے لکھا کہ ”میرے نزدیک یہ بات ملا علی قاریؒ کی علو منزلت کی دلیل ہے کیونکہ مجتہد کے شبابان

شہان اور اس کی عظمت کی ایک نشانی یہ بھی کہ وہ اس چیز کو واضح و عیاں کرے جو صحیح دلائل کے مخالف ہو اور اس پر اعتراض کرے خواہ مخالفت کرنے والا عظیم ہو یا چھوٹا اور معمولی۔ یہ ایک واضح ردّشن چرائے ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ امام محدث مجتہد جن کا ذکر شوکانی نے کیا اور علماء نے انہیں مجتہد و محدث فرمایا انہوں (علی قاری) نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد شریف کے موضوع پر کتاب لکھی چنانچہ صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ اس کتاب کا نام ”المورد اردی فی المولد النبوی“ ہے میں کہتا ہوں کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں مذکورہ کتاب کی تحقیق، تعلیق کر کے اس کو شائع کر کے پہلی دفعہ منظر عام پر لایا۔

ان عظیم علماء کرام میں سے حافظ امام عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر صاحب التفسیر ہیں۔

ان کے متعلق مختصّ میں ذہبی نے فرمایا۔

”آپ امام، مفتی، بہترین، ثقہ، صاحب فنون، عدیدہ بہترین محدث ہیں“

الشہاب احمد بن حجر العسقلانی نے الدرر الکافی فی اعیان المائتہ الثامنہ کے صفحہ نمبر ۳۷ پر تفصیلی تذکرہ لکھا ہے اس میں ایک اقتباس مندرجہ ذیل ہے۔

ابن کثیر متن رجال حدیث کے مطالعہ میں مشغول ہوا اور کہا کہ انہوں نے ابن تیمیہ سے علم حاصل کیا۔ ابن تیمیہ کی محبت کی وجہ سے ابن کثیر کو مختلف شدید تکالیف اور آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ انہیں بہت سے مسائل از برادر علم و معرفت حاصل تھے ان کی زندگی میں ہی ان کی تصانیف کے چرچے ہوئے اور ۷۷۷ ہجری میں

وفات کے بعد بھی لوگ ان کی کتب تصانیف سے مستفید ہوئے۔ امام ابن کثیر
 حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد شریف پر ایک تصنیف لکھی ہے جس کا
 تازہ ترین ایڈیشن ڈاکٹر صلاح الدین المنجد کی تحقیق کے بعد شائع ہوا ہے۔ ص ۳۹
 ان عظیم علماء کرام رحمہم اللہ میں سے حافظ وجہیہ الدین عبد الرحمن بن علی بن
 محمد الشیبانی الیمنی الزبیدی الشافعی المعروف ابن دیب ہیں دیب کا معنی سوڈانی
 زبان میں سفید ہے یہ آپ کے جد اعلیٰ ابن یوسف کا لقب ہے آپ کی ولادت
 باسعادت محرم ۸۶۶ھ ہجری میں ہوئی اور وصال جمعۃ المبارک کو ۱۲ رجب
 المرجب ۹۴۴ھ ہجری میں ہوا۔ آپ اپنے وقت کے ائمہ کرام میں سے ایک ہیں
 حدیث پاک کا علم آپ پر ختم ہے۔ آپ نے بخاری سے ایک سو زائد مرتبہ حدیث
 روایت کی اور بخاری شریف کو چھ دنوں میں ایک ہی مرتبہ آگے پڑھا
 مذکورہ جلیل القدر عالم نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد پاک کے
 بارے جو کتاب تصنیف فرمائی ہے وہ بہت سے علاقوں میں معروف ہے اس
 کی تحقیق تعلیق کرنے کے علاوہ ہم نے اللہ کے فضل و کرم سے اس میں مندرج
 احادیث مبارکہ کی تخریج بھی کی ہے۔

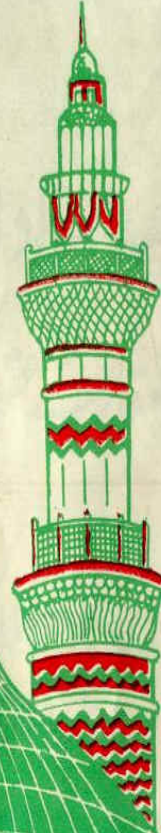
سبحی اللہ علیہ وسلم

میلادِ مُصطفیٰ

تالیف

محمد بن علوی الماکی الحسینی

(اُستاد مسجد الحرم مکہ المکرمہ)



سید شریعت حقیقہ

داتا گنج بخش روڈ لاہور